زلزلہ تعمیر نو کے فنڈز کا یقینی شفاف استعمال

زلزلہ تعمیر نو کے فنڈز کے شفاف استعمال پر منعقد ہونے والی انٹرنیشنل ورکشاپ کی روداد

زیر اہتمام: ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل اور ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان

اسلام آباد، پاکستان، ۷-۸ فروری ۲۰۰۶

TRANSPARENCY INTERNATIONAL
the global coalition against corruption

اسلام آباد، پاکستان / / / /

زلزلہ تعمیر نو کے فنڈز کے شفاف استعمال پر منعقد ہونے والی انٹرنیشنل ورکشاپ کی روداد

زیر اہتمام: ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل اور ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان

ورکشاپ کے نتائج

اور عمل کی سفارشات ۵

طریقہ کار کا خلاصہ ۱۰

دوسرا سیشن: سابقہ تباہ کاریوں

سے ہونے والی مشق اور اسباق ۱۳

تیسرا سیشن: امداد اور بحالی

میں مشترکہ فیصلہ سازی ۱۶

چوتھا سیشن: امداد کے بہاؤ کی شفافیت اور نگرانی ۱۷

پانچواں سیشن: فراہمی خدمات اور

حاصلات کا جائزہ نگرانی اور شفافیت ۱۹

چھٹا سیشن: مئوثر تقویت

اور ازالہ شکایات ۲۱

ورکشاپ ایجنڈا ۲۳

کور پیج مظفرآباد، پاکستان، ایک باپ اپنے زخمی بچے کو اٹھائے ہوئے ہے جنھیں بذریعہ جرمن ساز ہیلی کاپٹر انکے تباہ شدہ گاؤں سے لایا گیا۔© ایڈورڈ پیرسنس/ارین بقیہ تصاویر © ارین

ورکشاپ کے نتائج اور
عمل کی سفارشات:

8 اکتوبر 2005 کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں آنے والے زلزلے نے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلائی۔ 73 ہزار افراد لقمہ اجل بن گئے۔ 70 ہزار شدید زخمی ہوئے اور 28 لاکھ افراد اپنے گھروں سے محروم ہو گئے۔ سب سے زیادہ متاثر ہونے والے صوبوں (آزاد جموں کشمیر اور شمال مغربی سرحدی) میں تنصیبات اور معیشت کی بہت زیادہ تباہی ہوئی۔ اس پہاڑی علاقے میں زلزلے نے صدمات سے دوچار لوگوں کی مشکلات کو اور بڑھا دیا۔ امداد اور بحالی کے ان تمام کاموں کا تخمینہ جو اس زلزلہ سے وابستہ ہیں تقریباً 5.2 ارب امریکی ڈالر لگایا گیا ہے۔ اس کا ایک نمایاں حصہ بین الاقوامی ڈونرز سے حاصل ہوگا اور جس میں سے 3.5 ارب امریکی ڈالر کی رقم بحالی اور تعمیر نو کے کاموں پر خرچ کی جائے گی۔

اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ پاکستان میں آنے والے اس زلزلہ کے لیے ملنے والے فنڈز کو کرپشن سے محفوظ رکھنے اور بحالی و تعمیر کے تمام کاموں کو شفاف بنانے کے لیے اقدامات ضروری ہیں تا کہ اس فنڈ کو متاثرہ افراد اور کمیونٹیز کی بہبود اور ضرورت کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ 7-8 فروری 2006 کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والے اس دو روزہ اس ورکشاپ میں حکومت، امداد دہندگان، سول سوسائٹی اور بین الاقوامی اداروں کی ذمہ داریوں اور حدود کے لیے ایک فریم ورک کی نشاندہی پر زور دیا تا کہ افراد اور کمیونٹیز کے لیے یہ فنڈز شفاف طریقوں سے استعمال ہوں۔ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل اور ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل پاکستان کے تعاون سے منعقدہ اس ورکشاپ میں حکومت کے کلیدی عہدیداروں، بین الاقوامی امداد دہندگان، ماہرین اور قومی و بین الاقوامی سول سوسائٹی کے اداروں نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز نے زلزلہ کے بعد بحالی اور تعمیر نو کے کاموں میں شفافیت برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اور عندیہ دیا کہ تفویتی عمل اور آڈٹ کو زیادہ موثر بنا کر متاثرہ افراد کے استفادہ کے لیے زیادہ منظم کاوشیں کی جائیں گی۔

افتتاحی اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز نے زلزلہ کے بعد بحالی اور تعمیر نو کے کاموں میں شفافیت برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اور عندیہ دیا کہ تفویتی عمل اور آڈٹ کو زیادہ موثر بنا کر متاثرہ افراد کے استفادہ کے لیے زیادہ منظم کاوشیں کی جائیں گی۔

ورکشاپ میں 2001 کے گجرات کے زلزلہ اور 2004 کی بحر ہند کے سونامی کی تباہ کاریوں کے تجربات سے کئی اسباق اخذ کئے اور ساتھ ہی ساتھ زلزلہ کے بعد ان اقدامات کو بھی پیش نظر رکھا جو پاکستان کے تناظر میں کئے جا سکتے ہیں۔

پاکستان میں زلزلہ زدگان کی تعمیر نو کی سرگرمیوں میں بدعنوانیوں کے خاتمہ اور شفافیت کے فروغ کے لیے ضامنین (اسٹیک ہولڈرز) کی ذمہ داریاں اور بہتر کارکردگی کا فریم ورک۔

پاکستان کی حکومت، غیر سرکاری تنظیمیں، نجی شعبہ، امداد دہندگان اور بین الاقوامی حکومتی تنظیمیں متاثرہ کمیونٹیز کے ساتھ مل کر کام کریں گے تا کہ امداد کی تقسیم، بحالی اور تعمیر نو کے کاموں کو کرپشن سے محفوظ رکھا جا سکے۔ یہ مشترکہ کاوشیں ضامنین (اسٹیک ہولڈرز) میں اعتماد مستحکم کریں گی اور متاثرہ کمیونٹیز کی وسائل تک رسائی کو زیادہ موثر بنائیں گی۔

ا۔ بحالی اور تعمیر نو کی سرگرمیوں میں مشترکہ فیصلہ سازی۔

تمام امدادی سرگرمیوں (حکمت عملیوں) کو شفاف بنانے میں متاثرہ کمیونٹیز اور صدمات سے دوچار سماجی گروہوں کی مشترکہ فیصلہ سازی میں شرکت کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ بدعنوانی کے خدشات کو کم سے کم کرنے کے لیے بحالی اور تعمیر نو کے کاموں میں متاثرہ کمیونٹیز کے فیصلوں کی تائید اور حوصلہ افزائی خصوصاً مندرجہ ذیل امور میں بے حد ضروری ہے۔

- متاثرہ کمیونٹیز کو بحالی کی سرگرمیوں کے آغاز ہی سے طویل المیعاد سرگرمیوں کے ڈیزائن اور تکمیل کے عمل میں شریک کیا جائے اس شرکت سے تعمیر نو کے منصوبوں کے بارے میں ان میں اپنائیت کے احساس میں فراوانی اور اپنی کامیابی سے وابستگی کو فروغ حاصل ہوگا۔ یقیناً گذشتہ کاربوں کے ضمن میں جہاں کہیں مناسب نگرانی رکھی گئی ہے وہاں نجی رہائشیوں کے لیے خود وضع کردہ تعمیر نو کا عمل خاصا موثر ثابت ہوا ہے۔

- عوامی اجتماعات کی عمارتوں مثلاً اسکولوں اور مراکز صحت کی تعمیر میں منصوبہ بندی اور تکمیل کے دوران متاثرہ کمیونٹیز کی شرکت بڑی اہمیت کی حامل رہی ہے۔ اگرچہ ان ساختوں کو مناسب حفاظتی معیار تک لانے کے لیے زیادہ نگرانی کی ضرورت بھی برقرار رہتی ہے تاہم اس بات کی ضمانت، بحالی اور تعمیر نو میں فیصلوں اور ان پر عمل درآمد کے کاموں میں متاثرہ کمیونٹیز کی دیکھ بھال اور نگرانی کے مواقع فراہم کیے جائیں تو جہاں ممکن ہو تاہم subsidiarity کے اصول پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

- کلیدی اداروں کی انتظامیہ میں متاثرہ گروہوں کی نمائندگی، مثلاً (disasterrelieftrustfunds) میں حکومت، امداد دہندگان مقامی اور بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں اور سماجی طور پر خدمات سے دوچار طبقات کے مابین حقیقی رابطوں کے ذریعہ یقینی بنانے کی سہولت فراہم کی جائے۔

- بحالی اور تعمیر نو کی فراہمی میں لاگت میں کمی، مقامی تعاون اور مناسب حل یقینی بنانے کیلئے جس حد تک ممکن ہو متاثرہ کمیونٹیز کی معاشی صلاحیتوں اور مہارتوں کے ساتھ ساتھ مقامی ٹیکنالوجی اور ساز و سامان کو استعمال کیا جائے، جہاں ممکن ہو مروجہ Rural Community Support Program کو بھی زمینوں اور املاک کے قبضوں کے فیصلوں، کمیونٹیز کے بنیادی تعمیری ڈھانچے کی تعمیر نو اور معمولات زندگی کی بحالی کے لیے کام میں لایا جائے۔

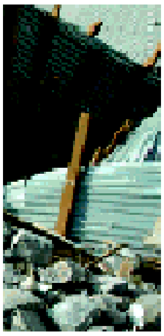

- حکومت اور تحفظ کی ذمہ دار ایجنسیاں بشمول این جی اوز اس امر کو یقینی بنائیں کہ بحالی اور تعمیر نو کی کوششوں کی مکمل معلومات کے ساتھ ساتھ متاثرہ کمیونٹیز کو امداد اور معاوضہ کی صورت میں ملنے والے فوائد کی معلومات تک بھی مکمل رسائی ہو۔ ان کمیونٹیز کی سہولت کے لیے مناسب نمونوں اور مقامی زبانوں سے کام لیا جائے۔

- حکومتیں، پبلک اور پرائیویٹ امداد دہندگان، بین الاقوامی ادارے اور مقامی سول سوسائٹی کی تنظیمیں ایسی جامع اور مربوط اطلاعاتی حکمت عملی ترتیب دیں جو معلومات تک رسائی کے بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہو۔ فہرستوں اور امداد کے بجٹوں کی ویب سائٹس پر اشاعت ہی کافی نہیں ہے کیونکہ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کرنا بہت دشوار ہے۔

۲۔ امداد کے بہاؤ کی نگرانی اور شفافیت۔

امداد کے بہاؤ اور مختص کرنے اور تقسیم کرنے کے عمل کی مکمل شفافیت کو یقینی بنانا بہت اہم ہے۔ آئندہ دنوں میں بڑے پیمانے پر ملنے والی متوقع امداد کے پیش نظر امداد کے بہاؤ سے متعلق معلومات کا عام لوگوں تک پہنچنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے کچھ بحال اور نگرانی کا بہتر نظام بھی درکار ہے۔ خصوصاً :

امداد کے بہاؤ اور مختص کرنے اور تقسیم کرنے کے عمل کی مکمل شفافیت کو یقینی بنانا بہت اہم ہے۔

- حکومت پاکستان کے پاس ایک منظور شدہ سمت کاری نظام موجود ہو جس میں تمام اسٹیک ہولڈرز (ضامنین) کے بارے میں اطلاعات دستیاب ہوں تاکہ تعمیر نو کی سرگرمیوں میں رابطہ، نگرانی اور تنظیم کے امور سرانجام دیئے جاسکیں۔

- قومی سمت کاری (راہ نما) نظام امداد کا نظام بھی وضع کرنا ہو خصوصاً بجٹ اور رجسٹریشن کے حوالے سے کثیر الاطرافی فنڈز کے عملیات۔

- اس نظام میں حکومت اور امداد دہندگان کی تشکیل کے لیے جامع اطلاعات نیز متاثرہ کمیونٹیز کے لیے عام فہم معلومات تک رسائی ہو۔

- بین الاقوامی ادارے اور امداد دہندگان سمت کاری (راہ نما) نظام کی بحالی اور فروغ کے لیے باہم تعاون کریں۔

- راہنمائی کرنے والی معلومات تک رسائی اور موزونیت کو یقینی بنانے کے لیے متاثرہ کمیونٹیز سے اس امر پر مشاورت کی جائے کہ انھیں کس نوعیت کی معلومات درکار ہیں۔ اور مطلوبہ معلومات کس شکل میں فراہم کی جائیں۔

- صرف مالیاتی بہاؤ کی اطلاعات تک رسائی امدادی بہاؤ کی اثر انگیزی اور شفافیت کے لیے کافی نہیں ہیں رقومات کے اصل ماحصلات کی نگرانی بھی ضروری ہے۔

۳۔ (Procurment) تحصیل و رخدمات کی فراہمی کی شفافیت، نگرانی اور جائزہ

غیر شفاف یا محدود تحصیلی نظام میں بدعنوانیوں اور غیر تسلی بخش سرگرمیوں کے باعث وسائل کو حقیقی استفادہ کنندگان سے دور لے جا سکتے ہیں۔ موثر یا اختیار نگرانی اور جائزہ ہی بحالی اور تعمیر نو کے پروگراموں اور تحصیل وخدمات کی فراہمی کی کلید ہیں اس نوعیت کی نگرانی کو یقینی بنانے کے لیے کسی میکنزم کی تیاری اور اس کا اطلاق بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ خصوصاً۔

غیر شفاف یا محدود تحصیلی نظام میں بدعنوانیوں اور غیر تسلی بخش سرگرمیوں کے باعث وسائل کو حقیقی استفادہ کنندگان سے دور لے جا سکتے ہیں

- ان تمام معاملات میں جو حکومت پاکستان کے وفاقی تعمیر نو کے فنڈز کو استعمال کر رہے ہیں (بشمول جن کا اہتمام حکومت آزاد کشمیر اور حکومت سرحد نے کیا ہے)۔ ان سب پر پبلک پر کیورمنٹ رولز 2004 کا اطلاق ہونا چاہیے۔ پاکستان کے وفاقی ماتحت اصلاحات میں یہ قوانین رہنما کی حیثیت سے بہت مضبوط اوقلم نار یکارڈ کے حامل ہیں۔
- موثر اندرونی ضبط (کنٹرول) اور بیرونی محاسبی (آڈٹ) بشمول حقیقی زبانی و حکومتی محاسبی میں ایسے نقطہ نظر کو بھی شامل کیا جائے جو کمیونٹی کی راہنمائی کے حق میں ہو۔ مثلاً عوامی محاسبہ جو متاثرہ افراد کی جوابدہی کی صلاحیت رکھتا ہے ایسے نقطہ ہائے نظر کو حکومت اور امداد دہندگان سب کی جانب سے پذیرائی حاصل ہونی چاہیے۔ تمام ضامنین (اسٹیک ہولڈرز) درپیش مسائل کے حل کے لیے ردِعمل اقدامات کریں۔
- تمام اسٹیک ہولڈرز (ضامنین) اس امر کا عہد دیں کہ تمام حسابات کو مناسب طریقے سے مرتب کریں۔ امدادی بہاؤ، اخراجات اور پروگراموں کے بارے میں بروقت، شفاف، جامع اور قابل رسائی معلومات فراہم کی جائیں۔
- محوری (centralised) ایجنسیوں کا کردار معیار یکسانی اور شہری نگہداشت کے ذریعہ موثر بنایا جائے۔ اس کے لیے تیسرے فریق کی جانب سے معیاری آڈٹ اور امداد دہندگان اور این جی اوز ہر دو کی جانب سے نگرانی بھی شامل ہے۔
- معاہدوں کا نفاذ (تحصیل) بڑے پیمانے پر بدعنوانیوں سے دوچار ہو سکتا ہے اس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے نیا میکنزم وضع کیا جائے۔ مثلاً اصل معاہدے میں تبدیلی یا اختلافی احکامات وغیرہ پر توجہ دی جائے۔
- پروجیکٹ کی تحصیل میں شفافیت کے فروغ کے لیے محاسبی (آڈٹ) میکنزم اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تعمیر نو کے دوران کئے جانے والے منظم آڈٹس (محاسبی اعمال) پروجیکٹ کے اخراجات میں تیزی سے کمی میں معاون ہو سکتے ہیں۔ ایسے آڈٹ کے ساتھ بدعنوانیوں سے آگاہی کی تربیت اور مناسب تحفظ سے باخبر رکھنے کے طریقوں کو بھی شامل کیا جائے۔
- حکومتی اداروں اور تحصیل کی ذمہ دار دیگر ایجنسیوں کو تعمیر نو کے ذریعے معاونت حاصل کرنے اور استفادہ کنندگان کے سامنے جوابدہ ہونے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کمیونٹی کے اطمینان کا جائزہ لینے کیلئے باقاعدہ سروے کئے جائیں۔

۴۔ موثر نفاذ اور شکایات پر توجہ۔

بدعنوانی کے واقعات کی روک تھام کے اقدامات کا نفاذ اور بدعنوانی کے واقعات کی تفتیش بہت اہمیت رکھتے ہیں بے قاعدگیوں کی شکایات وصول کرنے کے مواقع اور موزوں میکنزم سے ملنے والے شواہد بہت سے خدشات سے پیشگی باخبر کر دیتے ہیں۔ قابل رسائی شکایات کے ازالہ کا طریقہ کار جس میں بدعنوانیوں کو منظر عام پر لانے والے ذرائع اور اس سے تحفظ کے بارے میں آگاہ رکھنے والے طریقے اور شواہد موجود ہوں بحالی اور تعمیر نو کی سرگرمیوں کے تناظر میں فراہم کئے جائیں خصوصاً۔

- شکایات کا ازالہ کرنے والا طریقہ کار نجی اور سرکاری شعبوں کے لازمی ذرائع ابلاغ اور عوام الناس کا احاطہ کرتا ہو، عوامی شکایات کے موثر ازالہ کے لیے ضلعی سطح پر منتسب ہونا چاہیئے۔
- عوامی شکایات کی وصولیابی کے لیے ٹول فری ٹیلی فون نمبر ہو۔ تمام شکایات کا اندراج کیا جائے اور ان سے موثر طریقے سے نمٹا جائے۔
- غلط کاریوں سے متعلق شکایات وصول کرنے کے لیے شہری شکایات باکس رکھے جائیں۔
- شکایات وصول کرنے اور ان کا ازالہ کرنے والے اداروں کے لیے مناسب وسائل اور مواقع فراہم کئے جائیں۔
- امداد سے استفادہ کرنے والوں اور انسانیت کے لیے سرگرم عمل تنظیموں میں شکایتی میکنزم سے آگاہی فراہم کی جائے۔ اس طرح منصوبوں کے جائزوں اور بدعنوانیوں کے بارے میں جاننے کی نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔

روداد کا خلاصہ

تعارف

8 اکتوبر 2005 کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں آنے والے زلزلے نے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلائی۔ 73 ہزار انسان لقمہ اجل بن گئے۔ 70 ہزار زخمی ہوئے اور 2.8 ملین افراد اپنے گھروں سے محروم ہو گئے۔ سب سے زیادہ متاثر ہونے والے صوبوں (آزاد جموں و کشمیر اور شمال مغربی سرحدی صوبہ) پر مشتمل اس پہاڑی خطے میں آفت سے دوچار ہوئے معاشرتی طبقات کو بہت زیادہ مادی اور معاشی تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ زلزلے سے ہونے والے نقصانات سے بحالی اور تعمیر نو کے کاموں کا تخمینہ 5.2 بلین ڈالر لگایا گیا جس کا ایک نمایاں حصہ غیر ملکی امدادی ادارے' فراہم کریں گے۔

19 نومبر 2005 کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی ڈونرز کانفرنس میں بین الاقوامی ڈونرز نے بحالی اور تعمیر نو کے کاموں کی تکمیل کے لیے 6 بلین ڈالر سے زیادہ دینے کے اعلانات کئے۔ انسانی تباہ کاریوں کے گزشتہ واقعات کے مواقع پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت بڑی رقومات، ساز و سامان اور خدمات کا تیز بہاؤ، بدعنوانی، ضیاع اور بدانتظامی کے باعث بڑے مالی نقصان پر منتج ہوا ہے۔

امداد کی تقسیم میں بدعنوانی دراصل کسی انسان کو نقصان نہ پہنچانے کے انسانی فعل کو بری طرح مجروح کرتی ہے۔

امداد کی تقسیم میں بدعنوانی دراصل کسی انسان کو نقصان نہ پہنچانے کے انسانی فعل کو بری طرح مجروح کرتی ہے امدادی اشیاء جس میں غذا، پانی، ادویات اور گھروں کی تعمیر کا سامان بھی شامل ہے بدعنوانیوں کے باعث اصل متاثرین کی دسترس سے دور ہو کر مزید تفریق اور افراتفری کا باعث بن جاتے ہیں اس کے نتیجے میں بہت سے افراد کی جانوں کو خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ منتشر، پریشان حال بے گھر افراد اپنی زندگی کی ڈور بندھی رکھنے کے لیے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے لگتے ہیں۔ بہت بڑے پیمانے پر ہونے والی تباہی کے بعد تعمیر نو کے طویل المیعاد منصوبوں میں عجلت کی وجہ سے مستند بین الاقوامی معیارات کو نظر انداز کرنے کی عادت بھی بدعنوانیوں کا سبب بنتی ہے۔ ایسی غیر مناسب منصوبہ سازی یا معاہدہ کرنے کا عمل جو مخصوص مفادات رکھنے والوں کے حق میں ہو اس کے نتیجے میں غیر معیاری اور نامناسب سڑکیں اور ناقص رہائشی مکانات تعمیر ہوں گے۔ اس عمل سے زمینوں اور جائدادوں سے تجارتی مفادات رکھنے والوں کی تشفی اور بے دخل کئے جانے والے سابق مالکان کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ ایسی سرگرمیوں کا ماحصل زندہ بچ جانے والوں کی ضروریات کو نظر انداز کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ بحالی اور تعمیر نو کی سرگرمیوں میں ایسے لوگوں کے لیے موثر اور مساوات معاونت کی شدید ضرورت ہے اور اسی کو بدعنوانیوں کے تمام امکانات ختم کرنے کے لیے کلیدی حیثیت حاصل ہے۔

۱۔ ورلڈ بینک اور ایشین ڈیویلپمنٹ بینک، پاکستان ۲۰۰۵ زلزلے کی تباہ کاری اور ضروریات کی تشخیص
(WB/ADB: نومبر ۲۰۰۵)

ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل (.T.I) اور ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان (.T.I.P) نے 8-7 فروری 2006 کو اسلام آباد میں ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا تا کہ ملک کی تعمیر نو کی ان کاوشوں میں بدعنوانیوں کے خدشات بد انتظامی اور ضیاع کو دور کئے کے لیے شفاف اقدامات میں معاونت کی جا ئے۔ حکومت پاکستان کے تعاون سے ورکشاپ کے نتیجے میں موزوں سرگرمیوں کا فریم ورک اور اسٹیک ہولڈرز کی ذمہ داریوں سے متعلق ٹھوس سفارشات منظر عام پر آ ئیں۔ اس کے شرکاء میں حکومت کی کلیدی ایجنسیوں، امداد دہندگان اور سول سوسائٹی کے نمائندہ افراد کے ساتھ بین الاقوامی ماہرین بھی موجود تھے۔
ورکشاپ نے ان تجربات سے حاصل ہونے والے اسباق کو پیش نظر رکھا جو گذشتہ قدرتی آفات سے حاصل ہو ئے تھے ان میں بحر ہند کے سونامی اور گجرات کے زلزلہ کے ساتھ اس علاقائی اجلاس کو بھی سامنے رکھا گیا جو سونامی کے بعد ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے Anti-corruption institute for Asia Pacific, ADB - OECD اشتراک سے اپریل 2005 میں جکارتہ میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس اجلاس کی مزید معلومات کے لیے ملاحظہ کیجئے۔

http://www.transparency.org/in_focus_archive/tusnami/in_focus_tsunami.html

ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی جانب سے Peter Rooke نے شرکاء کا استقبال کیا۔

حکومت پاکستان کی جانب سے اجلاس کا افتتاح کر تے ہو ئے وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز نے زلزلہ کے بعد تعاون کے حوالے سے عالمی امداد دہندگان کی جانب سے رونما ہونے والے مثبت ردعمل کو اس امر کی علامات قرار دیا کہ ڈونرز کو فنڈز کے مناسب استعمال کے لیے پاکستان کی صلاحیتوں پر اعتماد ہے۔ انہوں نے بتایا کہ Earthquake Reconstruction (ERRA) and Rehabilitation Authority اور Federal Relief Commission (FRC) دونوں کا قیام بحالی اور تعمیر نو کے کاموں میں رابطہ پیدا کر نے کے لیے کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس امر کا اعادہ کیا کہ حکومت پاکستان نے زلزلہ متاثرین کی بحالی اور تعمیر نو کے کاموں کو شفاف رکھنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ آنے والے فنڈز کی آمدن اور اخراجات کو مشتہر کرنے، صدارتی ریلیف فنڈ کی بیرونی آڈٹ اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان اور پارلیمانی کمیٹی دونوں کی مشترکہ نگرانی شفافیت کے عمل کو تقویت پہنچائے گی۔ بحالی اور تعمیر نو کے کاموں کا ایک بڑا حصہ چونکہ این جی اوز کے ذریعے پایہ تکمیل کو پہنچے گا اس لیے شفافیت کا تقاضہ ہے کہ وہ بھی بین الاقوامی معیارات کو اپنا ئیں۔

آزاد کشمیر کے وزیر اعظم جناب سکندر حیات نے شرکاء کو آگاہ کیا کہ اب تک زلزلہ سے متاثرہ علاقوں سے معاوضوں کی تقسیم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی انہوں نے بتایا کہ ERRA کی تیار کردہ گائیڈ لائن تعمیر نو کی حکمت عملی کے بارے میں ساری تفصیلات مہیا کرے گی اور ERRA ہی تعمیر نو کی ذمہ دار ہے جس میں اسے ساز و سامان کی منتقلی وغیرہ کے لیے فوج کی مدد حاصل ہو گی۔ انہوں نے ورکشاپ کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ اس اجلاس میں تعمیر نو کی سرگرمیوں کا موثر جائزہ اور نگرانی سے متعلق سفارشات حاصل ہوں گی۔

دوسرا سیشن

سابقہ تباہ کاریوں سے ہونے والی مشق اور اسباق

زیر صدارت: میجر جنرل فاروق احمد خان فیڈرل ریلیف کمشنر پاکستان

26 دسمبر 2004 کو انڈونیشیا میں آنے والے سونامی (طوفان) جس نے آچے Ache کو تہہ و بالا کر دیا تھا اور جس میں 160,000 سے زیادہ انسانی ہلاکتیں ہوئیں اور نصف ملین کے قریب لوگ بے گھر ہو گئے اس پر انڈونیشیا کے رد عمل کو Reconstruction & Rehabilitation Agency for Ache اور Nias (BRR) کے Heru Prasetyo نے ان واقعات کو متعارف کراتے ہوئے زلزلہ سے پیشتر کے آچے کے بارے میں بتایا اور ان چیلنجوں کو پیش نظر رکھا جو BRR کو درپیش تھے۔

آچے انڈونیشیا کے غریب ترین علاقوں میں سے ایک ہے جو شہری افراتفری کے باعث ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ سول سوسائٹی کے تصوراتی جائزہ کے مطابق وہ انڈونیشیا کے 33 صوبوں میں بدعنوانی کے اعتبار سے ساتویں نمبر پر تھا۔ ایک ایسے ملک میں جہاں کرپشن پر کوئی روک ٹوک نہ تھی وہاں آچے بالکل ہی بے مہار تھا۔ وہاں تعمیر نو کے عمل کو بے شمار خطرات کا سامنا تھا۔ سونامی نے نہ صرف وہاں کے طبعی انفراسٹرکچر کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا تھا بلکہ وہاں کی مقامی حکومت کی صلاحیتیں بھی دم توڑ چکی تھیں۔ کل 7.1 بلین ڈالر پر مشتمل امدادی رقومات کے اس مارک اپ کو کرپشن کی خرابیوں سے محفوظ رکھنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت تھی۔

BRR کو یہ اختیار تفویض کیا گیا کہ وہ تحفظ، تعلیم اور تفتیش کے ذریعہ بدعنوانی کے خطرات کا مقابلہ کرے لیکن اسے تقویت Reinforcement کی ذمہ داری تفویض نہیں کی گئی۔ BRR کے اندر اینٹی کرپشن یونٹ قائم کیا گیا تا کہ بحالی اور تعمیر نو کی سرگرمیوں کو اخلاقی طرز حکمرانی کے مرکزی دھارے میں شامل کیا جا سکے۔ اینٹی کرپشن کاروائیوں کیلئے بجٹ کا ایک حصہ مختص کیا گیا اور اسے لاگت کے بجائے سرمایہ کاری کی حیثیت دی گئی۔ جناب Prasetyo نے محسوس کیا کہ تنظیم کو تفویض کردہ اختیارات اور ذمہ داریوں کی بجا آوری کے لئے معقول وسائل کا ہونا بہت ضروری ہے۔

Prasetyo نے طرز حکمرانی (گورننس) میں بہتری کیلئے اداروں پر عوام کے اعتماد کو اصل کلید قرار دیا اور کرپشن کی روک تھام کیلئے بڑے پیمانے پر اقدامات کرنے کی اہمیت اجاگر کی انہوں نے بتایا کہ متاثرہ عوام میں اعتماد کا نظام رائج کرنے کیلئے موقع پر ہی تعمیر نو کی پالیسیوں، ان کے نفاذ و شکایت اور ان کے ازالہ کے اقدامات کے بارے میں معلومات کی فراہمی بہت ضروری ہے انہوں نے واضح کیا کہ یہ سب کچھ آچے میں اس لئے بھی ضروری تھا کہ اس خطہ میں طویل عرصہ سے جاری تصادموں نے حکومت پر عوام کے اعتماد کو متزلزل کر رکھا تھا۔

BRR نے اسی لئے اثر دکھلانے والی جارحانہ حکمت عملی اختیار کی اور مسلسل تفتیشی سرگرمیوں کے ذریعہ ٹھیکوں کے فروغ اور متوقع معیارات پر عمل شروع کیا۔ مقامی متقدرہ کی صلاحیتوں میں اضافے کو نمایاں ترجیح دی گئی۔ BRR نے پورے عملے کیلئے دیانتداری کے معاہدات جاری کئے جن میں مفادات کے تقاضوں سے متعلق معاہدے، صلہ خدمت کی رپورٹنگ (اندراج) اور اس امر کا تحریری معاہدہ شامل تھے کہ وہ BRR اور ان کے پارٹنرز سے کسی بھی نوعیت کی کرپشن میں ملوث نہیں ہوں گے۔ اپنی گفتگو کا اختتام کرتے ہوئے انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ سونامی کی تباہ کاریوں نے آچے میں اچھی حکمرانی کو رائج کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا۔ بہر حال چیلنج بہت بڑا تھا کرپشن اچھی طرح قدم جما چکی تھی۔ جبکہ ہماری توجہ کا مرکز بھی بہت توانا تھا کرپشن سے نبرد آزما ہوا جا سکتا ہے لیکن اس کیلئے متعلقہ تمام پارٹنرز خصوصاً ملک کی قیادت کی جانب سے مضبوط قوت ارادی درکار ہے۔

> آچے چیلنج بہت بڑا تھا کرپشن اچھی طرح قدم جما چکی تھی۔ جبکہ ہماری توجہ کا مرکز بھی بہت توانا تھا۔

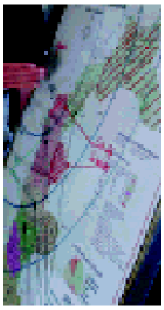

TI انڈونیشیا کے Anung Karyadi نے رپورٹ پیش کی کہ سونامی تعمیر نو میں بدعنوانی کے ضمن میں حکومت انڈونیشیا کی نیت پر انگلیاں اٹھائی جا سکتی BRR بحالی اور تعمیر نو کے کاموں میں شفافیت کو یقینی بنانے کیلئے تشکیل دی گئی تھی اور اسے نیشنل پلاننگ باڈی کا تیار کردہ بحالی ماسٹر پلان اور آچے کی تعمیر نو کا بلیو پرنٹ مہیا کیا گیا۔

ان حقائق کے باوجود انہوں نے محسوس کیا کہ تعمیر نو کی سرگرمیوں کی رفتار بہت دھیمی ہے۔ اس بارے میں خصوصی اقدامات تو کئے گئے لیکن جون 2006 گزرنے کے بعد ہی مکانی ساخت پر پوری طرح عمل ہوسکا ہے جہاں تک ان معمولی سرگرمیوں کا تعلق ہے جو این جی اوز اور دیگر ادارے سرانجام دے رہے ہیں انہیں بھی غیر تسلی بخش کہا جاسکتا ہے کیونکہ نیلامی کے دوران مسلمہ اصولوں کو نظر انداز کیا گیا۔ اس پورے عمل کو سست روی کا ایک سبب یہ بھی رہا کہ BRR نے خاطر خواہ حصول کیلئے کچھ طریقے اختیار کئے۔ انہوں نے تکمیل کے دوران نگرانی اور اطلاعات کے پھیلاؤ میں سول سوسائٹی کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔

TI انڈونیشیا نے آچے کے عوام کے ساتھ کام کرتے ہوئے تعمیری منصوبوں سے متعلق معلومات کے پھیلاؤ، مقامی کمیونٹی کو تعاون کے ذریعہ منصوبوں کی نگرانی میں بااختیار بنانے، امداد دہندگان کیلئے شفافیت کا اہتمام کرنے اور سول سوسائٹی میں احتساب کے رویوں کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ کام سرکاری ملازمین کی تربیت اور دیانتداری معاہدات Integrity pacts میں اصلاحات کے ذریعہ کیا گیا۔

بھارت کی شہری ترقی کی وزارت کی جانب سے (جو بدقسمتی سے اس ورکشاپ میں اپنا نمائندہ بھیجنے میں ناکام رہے تھے) ڈائیریکٹر نسی انٹرنیشنل کے Aled Willaims نے ان تجربات پر گفتگو کی جو 2001ء کے گجرات کے زلزلہ سے حاصل ہوئے تھے اس سانحہ میں 14 ہزار افراد لقمہ اجل بنے تھے اور مجموعی طور پر 10 ملین افراد متاثر ہوئے تھے۔ ایک ملین رہائشی مکانات تباہ ہوئے، براہ راست ہونے والے نقصانات کا تخمینہ 3.3 بلین ڈالر لگایا گیا تھا۔

سب سے اہم سبق جو گجرات کے تجربات سے حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ اگر تعمیر نو کی سرگرمیوں کو موثر اور بامقصد بنانا ہے تو پھر زلزلہ سے متاثرہ افراد کا تعمیر نو کے مراکز پر موجود ہونا ضروری ہے ان کی شراکت کو یقینی بنانے کیلئے پورے عمل کو بہت ہی جامع اور شفاف رکھنا ہوگا۔

گجرات میں پالیسیاں تشکیل دینے کیلئے مملکتی سطح کی ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی گئی اس میں سرکاری حکام، دانشور، این جی اوز اور نجی شعبہ کے نمائندگان بھی شامل تھے۔ منصوبوں کی تکمیل (نفاذ) کیلئے ایک رہنما خطوط بنایا گیا جس میں تعمیر نو کے کاموں میں شریک کارندوں کی ذمہ داریوں اور فرائض کی وضاحت کی گئی تھی ان لوگوں کی شرکت کو یقینی بنانے کیلئے جو اپنے گھروں سے محروم ہو چکے تھے ایک جامع تعمیر نو رہائشی پروگرام تشکیل دیا گیا تاکہ متاثرہ افراد اپنے متعلق فیصلوں میں خود بھی شریک ہوسکیں۔ پالیسیوں سے متعلق آگاہی کے فروغ کیلئے ریاستی حکومت نے ذرائع ابلاغ، اخبارات، اشتہارات اور کتابچوں کے ذریعے معلومات کی فراہمی کا بندوبست کیا۔ اس میں تعمیر نو کے عمل میں تعاون سے متعلق کئے گئے اشتہارات اور ان کے جوابات کے ساتھ ساتھ متاثرہ دیہاتوں میں دکھائی جانے والی ویڈیوز اور انٹرنیٹ بھی شامل تھے۔ عوام کی قانونی آگہی کیلئے مراکز بھی قائم کئے گئے تاکہ انہیں معاونت کیلئے ان کے استحقاق، قانونی حقوق اور دادرسی کے نظام سے واقف کیا جاسکے۔

منصوبوں کے نفاذ کے عمل میں عوام کی شرکت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ متاثرہ گھروں کا تخمینہ لگایا گیا، ان کی تصاویر بنائی گئیں اور ان تمام اطلاعات کو محفوظ کر لیا گیا۔ متاثرہ مکانات کی تعمیرِ نو کے منصوبوں پر ازسرِ نو غور کرنے کا نظام وضع کیا گیا۔ ریاست کی سطح پر محلِ وقوع کا ازسرِ نو تعین کرنے کا اختیار مقامی حکومتوں کو دیا گیا۔ دیہی سول کارکنوں کی کمیٹیوں کو تباہ شدہ کلاس روم اور اسکول تعمیر کرنے کے کام میں شریک کیا گیا۔ رہائشی مکانوں کی تعمیر میں معاونت خصوصاً طبی سہولتوں کی فراہمی اور معاونت کو اس سے پہلے کئے گئے کام کے معائنہ سے مشروط کر دیا گیا۔

سہولتوں کی فراہمی میں کرپشن سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اختیارات تفویض کرنے کا ایک نظام وضع کیا گیا جس میں فیصلے کرنے اور قیمتوں کا تعین کرنے کو دو مختلف سطحوں میں بانٹ دیا گیا۔ اس عمل کے دوران ADB اور WB کے رہنما خطوط سے استفادہ کیا گیا۔ فراہمی کے عمل میں درکار سامان اور خدمات کی طلبی کے لئے اشتہارات دیئے گئے۔ یہ اشتہارات اہم قومی اور علاقائی اخبارات کے ساتھ ساتھ State Disaster Management Authority کی ویب سائٹ پر بھی جاری کئے گئے۔

> سب سے اہم سبق جو تجربات سے حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ اگر تعمیرِ نو کی سرگرمیوں کو موثر اور بامقصد بنانا ہے تو پھر زلزلہ سے متاثرہ افراد کا تعمیرِ نو کے مراکز پر موجود ہونا ضروری ہے۔

فنی جائزے کیلئے ماہرین کی کمیٹی قائم کی گئی۔ ریاستی سطح کی ایک مشاورتی کمیٹی نے تکمیل کی نگرانی کی جبکہ ADB اور ورلڈ بینک کے اداروں کی جانب سے بھی جائزے لئے جاتے رہے۔ State Disaster Management Authority نے تعمیرِ نو کے کاموں سے متعلق ماہانہ، سہ ماہی اور سالانہ رپورٹیں پیش کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے قومی کمیشن، مسائل سے دوچار طبقات اور خواتین کو بھی نگرانی کے کاموں میں شریک کیا گیا۔ فوائد کی نگرانی کیلئے سسٹم وضع کیا گیا تاکہ ان فوائد کے بارے میں جانا جا سکے جو صدمات سے دوچار انسانی گروہوں کو رہنمائی اور عمل کے دوران درستگیوں کے ضمن میں بہم پہنچائے گئے۔ ایک خودمختار پیشہ ورانہ مالیاتی نظام بھی وضع کیا گیا جس میں روزمرہ کے اندرونی آڈٹ اور کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل اور دوسرے قانونی مواقع موجود تھے۔

شکایات کی دادرسی کیلئے دو قسم کی کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں۔ ایک ریاست کی سطح پر اور دوسری ضلع کی سطح پر۔ دونوں میں معاشرہ کے مصائب زدہ گروہوں میں سے ایک ایک نمائندہ شامل کیا گیا تھا۔ ضلعی کمیٹیوں میں این جی اوز، سوشل ویلفیئر آفیسرز، مقامی حکومتوں کے سربراہ اور قانون ساز اسمبلی کے تمام منتخب اراکین بھی شامل کئے گئے۔ ڈسٹرکٹ جج کو محتسب کا منصب سونپا گیا تاکہ وہ شکایات ملنے کی صورت میں ان کی تفتیش کریں اور ضرورت محسوس کریں تو ضلعی انتظامیہ کو کارروائی کرنے کیلئے ہدایات جاری کریں۔

حالیہ زلزلہ کے حوالے سے پاکستان کا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے فیڈرل ریلیف کمشنر میجر جنرل فاروق احمد خان نے بتایا کہ 18 اکتوبر 2005 کو زلزلہ آنے کے اڑتالیس گھنٹے کے اندر فیڈرل ریلیف کمیشن تشکیل دے دیا گیا تا کہ اس آفت کا مقابلہ کیا جائے اور فوری امداد کیلئے رابطہ کیا جا سکے۔ جب تعمیر نو کا مرحلہ شروع ہوگا تو ERRA اس پورے نظام میں رابطہ کاری کی حیثیت سنبھال لے گی انہوں نے واضح کیا کہ ERRA کا کردار نظرداری اور رابطہ کاری کا ہوگا جبکہ تعمیر نو کی سرگرمیوں کی تکمیل کا اختیار صوبائی حکومتوں کے پاس رہے گا۔

Pakistan Earthquake 2005 Damage & Destruction **FIGURE 1**

Source FRC

TOTAL	AJK	NWFP	
4,00,152 / 7,87,533 (51%)	2,04,940 / 2,44,979 (83.66%)	1,95,212 / 5,42,604 (36%)	مکانات-تباہ و مسمار
7669 / 11456 (67%)	3685 / 3879 (95%)	3894 / 7577 (53%)	تعلیمی ادارے-تباہ و مسمار
4429 / 11963 (37.02%)	2366 / 5305 (45%)	2063 / 6653 (31%)	سڑکیں-تباہ و مسمار
782	594	188	مرکز صحت/ساخت

انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ FRC کو ایک ایسا ادارہ ہونا چاہیے جو فوری طور پر امدادی سرگرمیاں شروع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اسے امدادی سرگرمیوں میں بالادستی ہو اور وہ براہ راست چیف ایگزیکٹو کو جوابدہ ہو۔ انہوں نے واضح کیا کہ FRC مشترکہ رابطہ مراکز میں بھی شامل رہا جن میں شہری اور فوجی عناصر کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان کے ساز و سامان کی فراہمی اور منتقلی کے ذمہ داران بھی شامل تھے۔ جنرل فاروق نے شرکاء کو بتایا کہ FRC دوسروں کے ساتھ نیشنل ایکشن پلان کی تشکیل اور تکمیل میں بھی شریک ہے۔

امداد فراہم کرنے کے مرحلے میں فوج کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے شرکاء نے اس امر کی نشاندہی کی کہ جیسے ہی فوری امداد کا مرحلہ مکمل ہو یہ ذمہ داریاں فوج سے واپس لے کر منتخب اداروں کو منتقل کر دی جائیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس عمل میں سب کے کردار اور ذمہ داریاں بہت واضح طور پر متعین کئے جائیں اور بین الاقوامی امداد دہندگان کو بھی اسی انداز سے حکومت کے سامنے جوابدہ رکھا جائے۔

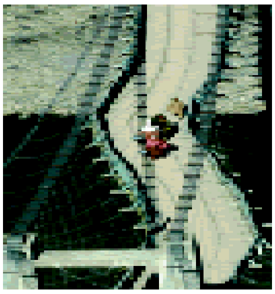

تیسرا سیشن

امداد اور بحالی میں مشترکہ فیصلہ سازی

زیرِ صدارت: برٹش ہائی کمیشن کے Peter Rooke

امداد اور بحالی کے کاموں سے متعلق فیصلوں میں متاثرہ کمیونٹیز اور دیگر معاشرتی عوامل کی شرکت موثر اور شفاف امدادی حکمت عملیاں وضع کرنے میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ متاثرہ کمیونٹیز کو ان کے اس استحقاق سے آگاہ رکھا جائے۔ یہ سیشن آفتوں کے تجربات سے حاصل ہونے والے اسباق کی روشنی میں ایسے اقدامات پر مرتکز رہا جن سے پاکستان میں زلزلے کے بعد بحالی کے امور میں عوام کی شرکت کو فروغ حاصل ہو۔

بحالی کی سرگرمیوں میں کمیونٹی کی شرکت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے یاسمین لاری نے کاروان کو بطور مثال پیش کیا۔ ان کا خیال تھا کہ بحالی میں مقامی لوگوں کی شرکت سے مقامی معلومات سے استفادہ، مقامی ٹیکنالوجی، مقامی سامان یقینی ہو جاتے ہیں جس سے لوگوں میں اپنائیت کے ساتھ ساتھ اپنے علاقے کے بارے میں احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ لوگوں میں معاشی سرگرمیاں فروغ پاتی ہیں اور وہ ازسرِنو تعمیر کیلئے زیادہ سے زیادہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

مقامی کمیونٹیز کی شرکت اس بات کی ضمانت فراہم کرتی ہے کہ تعمیراتی ڈھانچے معاشی اور ثقافتی ہر دو اعتبار سے موزوں ہوں گے۔ لوگ کیونکہ ان کاموں میں براہ راست شریک ہوں گے اس لئے ان میں پسندیدگی اور قبولیت کو بھی فروغ ہوگا۔ انہوں نے اس امر کی نشاندہی کی کہ یہ سب کچھ حاصل کرنے کیلئے تربیت اور آلات دونوں ہی کی ضرورت ہے۔ زلزلے کے باعث ان میں سے بہت کچھ شکست و ریخت سے دوچار ہو چکا ہے۔ انہوں نے شرکاء کو بتایا کہ کاروان کے طے ہوئے ڈیزائن اور طریقوں سے ERRA متفق ہے لیکن اس نوعیت کی تربیت فراہم کرنے کیلئے اب بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

> مقامی آبادکاری اور جائیداد کی ملکیت کی حوصلہ افزائی کی جائے کیونکہ مقامی آبادیاں ہی یہ جانتی ہیں کہ کون سی جگہ کس کی ہے۔ قومی اور صوبائی حکومتیں اس بارے میں درست معلومات نہیں رکھتیں۔

ورلڈ بینک کے John Wall نے شرکاء کو بتایا کہ بینک نے زلزلوں کی تباہ کاریوں سے حاصل ہونے والے عملی اسباق کے پیشِ نظر گہری تحقیق سے کام لیا ہے۔ اس سے لوگوں کو یکمشت ادائیگی کے بجائے اقساط میں کام کے معائنے کے بعد امدادی رقوم کی ادائیگی اور رہائشی مکانوں کی تعمیر میں خود شریک ہونے کے فوائد سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے محسوس کیا کہ کم فنی (Lowtech) نقطۂ نظر اختیار کرنے سے کامیابی کے امکانات زیادہ ہیں اس لئے حکومت اس کی حوصلہ افزائی کرے۔ مقامی آبادکاری اور جائیداد کی ملکیت کی حوصلہ افزائی کی جائے کیونکہ مقامی آبادیاں ہی یہ جانتی ہیں کہ کون سی جگہ کس کی ہے۔ قومی اور صوبائی حکومتیں اس بارے میں درست معلومات نہیں رکھتیں۔ اگر حکومت ان معاملات کو کمیونٹی کی مشاورت کے بغیر حل کرنے کی کوشش کرے گی تو نئے تنازعات سامنے آئیں گے۔

> اگر حکومت ان معاملات کو کمیونٹی کی مشاورت کے بغیر حل کرنے کی کوشش کرے گی تو نئے تنازعات سامنے آئیں گے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کے نمائندے Peter Fedon نے اس موقف کی تائید کی اور کہا کہ پاکستان کے ضمن میں ایسے فیصلے جو مقامی آبادیوں کی شرکت کے بغیر کئے جائیں مطلوبہ نتائج نہیں دے سکتے۔ انہوں نے عوامی محوری حل تلاش کرنے پر زور دیا نچلی اور بنیادی سطح پر شراکت کے اصول سے معاملات نچلی سطح اور مصالحت سے بھی حل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مرکزِ صحت کہاں بننا چاہیئے۔ یہ ہر دیہات میں ضروری ہے یا نہیں یہ فیصلہ انتظامی عہدیدار کے بجائے مقامی آبادی کے مشورے سے کیا جائے۔ کامیابی کیلئے بہت پیچیدہ فنی حل ڈھونڈنے کے بجائے عوام سے مشاورت بہت ضروری ہے۔ اس مشاورت کو بامقصد بنانے کے لئے بحالی کی کوشش اسی حد تک دراز کی جائیں جس حد تک مقامی آبادی کی صلاحیتیں تکمیل کے کام آ سکیں۔

شرکاء نے اس امر پر اتفاق کیا کہ بحالی اور تعمیر کو بامقصد بنانے کیلئے مقامی آبادی کی صلاحیتوں کو ان امور میں شرکت کی بنیاد قرار دیا جائے۔ اسے موثر بنانے کیلئے ڈونرز اور نگران ایجنسیاں تکمیل کیلئے شراکتی نقطۂ نظر سے اتفاق کریں اور نگرانی و نگہداشت کا موثر نظام وضع کیا جائے۔

چوتھا سیشن

امداد کے بہاؤ کی شفافیت اور نگرانی

زیر صدارت: احمد جواد ایڈیشنل سیکریٹری وزارت مالیات واقتصادی امور ڈویژن

> مالیاتی سمت کاری کا کوئی بھی نظام ایسا نہیں جو کرپشن کے خدشات کو ختم کردے اراودں کے استحکام اور ان کی پختگی کیلئے مضبوط اور توانا اراودں اور عزائم کی ضرورت ہے۔

امداد کے بہاؤ کی تخصیص اور تقسیم دونوں اعمال میں شفافیت لازم ہے آئندہ دنوں میں متوقع امداد کی کثرت کے پیش نظر اس سیشن میں جن امور پر توجہ دی گئی ان میں موصول ہونے والی امداد کو عوام کیلئے مشتہر کرنے مالیات کا توانا نظام قائم کرنے، بروقت اندرونی اور بیرونی آڈٹ اور بعد از تکمیل آڈٹ کے امور شامل تھے۔

سیشن کے آغاز میں وزارت مالیات حکومت پاکستان کے احمد جواد نے زیر بحث موضوع کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے شرکا کو بتایا کہ حکومت پاکستان بین الاقوامی سطح پر مستند بیرونی آڈٹ اور ڈونرز کی معاونت کیلئے ERRA کی ویب سائٹ پر دستیاب DataBase کی فراہمی کے ذریعے آنے والی امداد کی شفافیت کے اقدامات کر رہی ہے۔

سمندر پار ترقیاتی ادارے کے Kevin Savage نے انسانوں پر آنے والی اس تباہی کے حوالے سے نظام میں موجود پیچیدگیوں اور مشکلات پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ اس عمل میں شریک عوامل کے تانے بانے کو سمجھنا بہت ضروری ہے اسی طرح سے آنے والی امداد کی شفافیت اور اس کے نگرانی کے طریقوں سے واقفیت حاصل ہو سکے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ہنگامی صورتحال کے دوران بدعنوانی کے امکانات کسی ایک عامل تک محدود نہیں رہتے بلکہ عام ہو جاتے ہیں نجی محفلوں میں اس نوعیت کے واقعات کو تسلیم کیا جاتا رہا ہے لیکن ان کا علی الاعلان تسلیم نہ کیا جانا خاصا نقصان دہ ہے۔ اگر ہمیں زلزلے سے متاثرہ تمام استفادہ کنندگان کو جوابدہ ہونا ہے جن کیلئے بحالی کی سرگرمیاں شروع کی گئی ہیں تو ہمیں کرپشن کے خطرات کی تشخیص کو تمام فیصلوں تک دراز کرنا چاہیے اسے صرف مالیاتی پہلو تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔

Mr. Savage نے زور دیا کہ امدادی ریلے کی سمت کاری کیلئے تمام ضامنین (اسٹیک ہولڈرز) کی قومی حکومت سے معاونت ضروری ہے اس نوعیت کی معلومات کی فراہمی کے لئے قومی حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں کے مابین تعمیری نسبت ہونی چاہیے۔ امداد سے متعلق معلومات نہ صرف سب کی دسترس میں ہوں بلکہ ان کا قابل فہم ہونا بھی ضروری ہے سول سوسائٹی کو با اختیار تفویض کیا جائے کہ وہ امداد کو مقامی سطح تک پہنچانے کے عمل میں تبدیلی کے داعی اور نگران کی حیثیت سے کلیدی کردار ادا کر سکے۔

UNDP کے فرمان شیخ نے بتایا کہ اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام UNDP سمت کاری کے حوالے سے حکومت پاکستان کی معاونت کیلئے ایک نظام وضع کرنے کی کوشش کر رہا ہے DAD Donor Assitance Data Base کا قیام عمل میں آچکا ہے وہ فروری 2006 کے آخر تک موثر ہو جائے گا اور دعاوی کے ساتھ ساتھ سمت کاری کے منصوبوں اور سرگرمیوں کو ریکارڈ کرے گا یہ عمل بحالی کی حکمت عملیوں سے رابطہ کے مواقع فراہم کرے گا اور ضامنین (اسٹیک ہولڈرز) کو مختلف سیکٹروں میں کی جانے والی تقسیم ضروریات اور فنڈز کی دستیابی میں یکسانیت لانے میں مدد دے گا۔ اور ان کے ساتھ ساتھ بحالی کے منصوبوں میں قومی پالیسیوں کے کردار سے بھی آگاہ رکھے گا۔ اسے مزید موثر بنانے کیلئے حاصل ہونے والی اطلاعات کا بروقت، قابل تردید اور درست ہونا ضروری ہے تاکہ اس طرح ترتیب دیا جائے کہ ان تک متاثرہ کمیونٹیز کی رسائی ممکن ہو۔

انہوں نے بہرحال اس قول کی تائید کی کہ الگ تھلگ رہ کر تشکیل دیا جانے والا مالیاتی سمت کاری کا کوئی بھی نظام ایسا نہیں جو کرپشن کے خدشات کو ختم کر دے۔ اداروں کے استحکام اور ان کی پختگی کیلئے مضبوط اور فعال اداروں اور عزم کی ضرورت ہے۔ حکومت کو اس بات کا موقع فراہم کرنے کیلئے کہ وہ ذمہ داریوں کو ادا کر سکے مناسب وسائل درکار ہوں گے۔ سرگرمیوں کو صحیح خطوط پر رواں رکھنے کے لئے صحیح وقت پر آڈٹ کا ہونا بھی ضروری ہے۔

آڈیٹر جنرل پاکستان کے نمائندے نے کہا کہ منظم آڈٹ کے طریقہ ہائے کار کو پہلے ہی منصوبوں کے ساتھ مربوط کر دیا گیا ہے جو وقت کے ساتھ بھی مربوط ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ERRA کے فریم ورک کے ساتھ آڈٹ کیلئے ڈائریکٹر جنرل کا تقرر کیا جا رہا ہے جو AGP کے دائرہ سے باہر ہوگا بحالی کی مدت کے دوران 60 فیلڈ آڈیٹرز موبائل آڈٹ ٹیموں کے ساتھ فعال رہیں گے تمام آڈٹ بین الاقوامی مالیاتی معیارات کے مطابق ہوں گے اور ان میں INTOSIA کے رہنما اصولوں کو پیش نظر رکھا جائے گا۔ ایک بنیادی سوال یہ ہے کہ آیا ERRA کے فنڈز کو ٹرسٹ فنڈز کا درجہ دیا جائیگا کیونکہ وہ فنڈز ایسے ہی اقدامات سے متعلق ہیں۔

شرکاء نے ایسی تمام معلومات کے قابل رسائی ہونے کی اہمیت سے اتفاق کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ نچلی سطح پر احتساب کا عمل تیز کیا جائے معلومات قابل فہم صورت میں قابل رسائی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فراہم کی جائیں۔ چونکہ دیہی علاقوں کی آبادیوں کی رسائی ان تک نہیں ہے اس لئے اطلاعات کو انٹرنیٹ اور ویب سائٹ تک محدود نہ رکھا جائے۔

احتساب کا عمل تیز کیا جائے معلومات قابل فہم صورت میں قابل رسائی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فراہم کی جائیں۔ چونکہ دیہی علاقوں کی آبادیوں کی رسائی ان تک نہیں ہے اس لئے اطلاعات کو انٹرنیٹ اور ویب سائٹ تک محدود نہ رکھا جائے۔

انہوں نے تمام ضامنین (اسٹیک ہولڈرز) کیلئے اب تک کئے جانے والے اقدامات سے متعلق معلومات کی فراہمی کی اہمیت کی نشاندہی کی تکمیل کے دوران این جی اوز اور نجی شعبہ کو بحالی فنڈز یا سرگرمیوں کے کسی جز کی تشکیل کر لی جانی چاہیے اور وہ جز کسی خاص شکل یا نمونہ میں ہونی چاہیے۔

پانچواں سیشن

فراہمی خدمات اور حاصلات کا جائزہ نگرانی اور شفافیت

زیرِ صدارت ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے Peter Rooke

غیر شفافیت اور معاملات سے متعلق ایسے نظام جن تک سب کو رسائی نہ ہو دراصل بدعنوانیوں اور غیر معیاری سرگرمیوں کے باعث متاثرہ افراد کو وسائل سے محروم کر سکتے ہیں اس سیشن میں ایسی راہیں تلاش کرنے پر غور کیا گیا جن کے ذریعہ تمام متاثرہ کمیونٹیز، مختلف معاشرتی ضامنین کو خدمات کی فراہمی اور معاملات کی اثر انگیزی اور منصوبوں کی تکمیل کی نگرانی اور جائزہ کے کاموں میں بھرپور انداز سے شریک کیا جائے۔

ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان کے سید عادل گیلانی نے بحالی کے تناظر میں معاملات کے حوالے سے شفاف اصولوں اور ضابطوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ معاملات کے ضابطے قوانین کی قدر کو یقینی بنائیں۔ اس مقصد کیلئے لازم ہے کہ ٹینڈرز کی اطلاعات تک عام لوگوں کی رسائی ممکن ہو۔ مثال کے طور پر ٹینڈرز کے جائزہ کی کسوٹی اسے عوامی نیلامی کی دستاویز بنانے کا جزو ہو۔ ایک بار کوئی ٹھیکہ دے دیا جائے تو اس سے متعلق تمام دستاویزات عوام کے ملاحظہ کیلئے مہیا کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔

ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان نے یہ زور سفارش کی کہ عوامی معاملات کے قوانین مجریہ 2004 (جو پہلے ہی سے پاکستان میں وفاقی سطح پر نافذ العمل ہیں) کا اطلاق زلزلہ امدادی فنڈز پر بھی کیا جائے کیونکہ نوعیت کے اعتبار سے یہ فنڈز بھی وفاقی ہیں۔ اس میں دیانتداری کے ان معاہدوں کا استعمال بھی شامل ہے جن کے ذریعہ ہر فریق اس امر پر اتفاق کرتا ہے کہ وہ اس منصوبے کے فریم ورک کے حوالے سے کسی بھی نوعیت کی بدعنوانی میں فریق نہیں بنے گا۔ معاملات کے عمل کی شفافیت کے لئے اس کے علاوہ اور میکنزم بھی وضع کیا جا سکتا ہے۔

مجموعی طور پر ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل نے مدت کی بنیاد کے مطابق کسی بھی کام کے آغاز سے پہلے ماسٹر پلان بنانے کی اہمیت اجاگر کی۔ Humanitarian Accountability Partnership International (HAP-I) کے Emmanual Congo Minari نے تعمیر نو سے مستفید ہونے والوں کے احتساب کی اہمیت پر زور دیا انہوں نے استفادہ کنندگان کیلئے کی جانے والی نگرانی اور جائزہ کو مرکزی اہمیت کا حامل قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ عام طور پر ڈونرز، حکومت اور دیگر اداروں کے مقابلے میں مستفید ہونے والوں کا احتساب بہت نچلے درجہ کا ہوتا ہے۔ استفادہ کنندگان کو یہ حق ہونا چاہیے کہ انہیں جو معاونت اور خدمت فراہم کی جا رہی ہے اسکے بارے میں باز پرس کر سکیں اس مقصد کے لئے عوام کے مفاد میں کام کرنے والی ایجنسیوں کے پاس احتساب کے بہت واضح معیارات موجود ہونے چاہیں۔ استفادہ کنندگان اور عملہ سب ہی کو ان سے واقفیت بھی ہونی چاہیے۔ اعتماد کی بحالی اور فراہم کردہ خدمات کو معیاری بنانے کیلئے بھی احتسابی عمل درکار ہے اس مقصد کیلئے کام کرنے والوں کے پاس فیڈ بیک کا کوئی نظام ہونا چاہیے۔ عملہ اور استفادہ کو یہ اعتماد ہونا چاہیے کہ وہ منفی نتائج کو خاطر میں لائے بغیر شکایات سامنے لا سکتے ہیں اور ان شکایات کا ازالہ ہوگا۔

قوانین مجریہ 2004 (جو پہلے ہی سے پاکستان میں وفاقی سطح پر نافذ العمل ہیں) کا اطلاق زلزلہ امدادی فنڈز پر بھی کیا جائے کیونکہ نوعیت کے اعتبار سے یہ فنڈز بھی وفاقی ہیں۔

USAID کے Douglas Arbuckle نے کہا کہ امداد کے عمل میں مصروف سب ہی کی خواہش ہے کہ اس کی امداد ضرورت مند وصول کنندگان تک پہنچے انہوں نے وضاحت کی کہ USAID بھی معاملات کے قوانین پر PPRA کی طرح عمل پیرا ہے۔ انکی انسانیت کو متاثر کرنے والے ان ہنگامی حالات میں خصوصاً نیلامی بولیوں کے مقابلے میں زیادہ احتیاط سے ٹنڈر دیا جاتا ہے ٹینڈر اور جائزہ کی کسوٹیاں سب کیلئے یکساں اور عام ہیں مقاصد اور نتائج سب ہی کی اشاعت ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ جائزہ اور نگرانی کو ایک جاری رہنے والی سرگرمی کی حیثیت دی جائے اور سفارش کی کہ ابتدائی نقصانات کی تصدیق کیلئے ازسرنو غور کیا جائے۔ USAID چاہتی ہے کہ مالیات اور پروگراموں کے آڈٹ شراکت دار اداروں اور تنظیموں کے مابین ہونے چاہیں مثلاً Arbuckle کا خیال تھا کہ منصوبوں کے ایسے ذیلی معاہدے (جن کی تکمیل شراکت دار این جی اوز کر رہی ہیں) کے بارے میں اصل ڈونرز سے بھی احتساب ہونا چاہیے۔

DfID سے Sarah Hennel نے شرکاء کو آگاہ کیا کہ حال ہی میں جائزہ اور نگرانی کو بہتر بنانے کیلئے ایک فریم ورک پر اتفاق ہوا ہے جس میں ERRA کے سربراہ اور کئی بڑے ڈونرز بھی شریک تھے۔ شرکاء نے اس امر پر اتفاق کیا کہ استفادہ کنندگان کے روبرو صرف ڈونرز اور انسانیت کیلئے مصروف عمل تنظیموں ہی کو نہیں بلکہ حکومت کو بھی جوابدہ ہونا چاہیے۔ احتساب کو یقینی بنانے کیلئے کمیونٹی کے اطمینان کی خاطر باقاعدگی سے سروے ہوتے رہنے چاہیں۔

یہ بھی محسوس کیا گیا کہ معاملات کمیونٹی کی سطح پر بھی ہوتے ہیں اس میں استفادہ کنندگان کو شریک کرنے سے قیمتوں میں مصنوعی افراط زر کا سد باب ہو سکتا ہے کیونکہ مقامی لوگ مقامی اشیا اور محرکوں سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں۔

احتساب کو یقینی بنانے کیلئے کمیونٹی کے اطمینان کی خاطر باقاعدگی سے سروے ہوتے رہنے چاہیں۔

یہ تجویز کیا گیا کہ ہنگامی صورتحال میں معاہدہ سے پیشتر ہی ہنگامی فراہمی ممکن ہے کہ اشیا کی غیر فطری مصنوعی افراط زر کو روک سکے۔ اس کی تائید ڈونرز نے بھی کی ہے لیکن انہوں نے یہ صراحت بھی کی کہ جس رفتار سے ایمرجنسی رونما ہوتی ہے اور جس رفتار سے مقامی طور پر ضروریات کی فراہمی ممکن ہوتی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہر بار ایسا ہونا لازمی نہیں ہے۔

چھٹا سیشن

موثر تفتیش اور ازالہ شکایات

زیر صدارت: تنویر علی آغا، وفاقی سیکرٹری وزارت مالیات حکومت پاکستان

مناسب میکنزم وضع کرنے، بے قاعدگیوں سے متعلق شکایات یکجا کرنے، کرپشن کے بڑے واقعات کی تفتیش کرنے اور اینٹی کرپشن کے اقدامات نافذ کرنے کی بہت اہمیت ہے۔ اس آخری سیشن نے پاکستان کے زلزلہ کے حوالے سے کرپشن کی نشاندہی کرنے اور اس پر ردعمل کا اظہار کرنے کیلئے ابتدائی مشق کا مناسب فریم ورک فراہم کیا۔

PPRA (Public Procurement Regulatry Authority) کے خالد جاوید نے معاملات کے حوالے سے پاکستان میں موجود نظام کی وضاحت کی کہ معاملات سے متعلق وہ مواقع جو اخبارات میں مشتہر ہوتے ہیں لازم ہے کہ جائزہ کی کسوٹی کو بھی ٹینڈر کی دستاویز میں شامل ہونا چاہیے۔ انہیں ٹینڈر بند ہونے سے اس روز پہلے منظر عام پر لایا جائے۔ شکایتی کمیٹیاں لوگوں کو فیصلہ سازی میں شریک کرنے میں احتیاط برتیں اور لوگوں کو خارجی شواہد مہیا کرنے کے مواقع دستیاب ہوں۔

عام طور پر شکایات کے ضمن میں دو مدارج پائے جاتے ہیں شکایات یا تو کابینہ کو دی جاتی ہیں یا پھر کورٹ کو پیش کی جاتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں ان کا تصفیہ اور حل بہت وقت طلب اور مہنگے ہیں۔ PPRA کے موثر تفتیشی عمل کا انحصار (جب کبھی ایسی صورتحال درپیش ہو) صورتحال کے مطابق قانون، آڈیٹر جنرل کے دفتر کے موثر تفتیشی عمل اور قومی احتساب بیورو پر منحصر ہوتا ہے انہوں نے وضاحت کی کہ PPRA ہی تفتیشی عمل کیلئے ذمہ دار ہیں۔ یہ شعوری طور پر اس موقف کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے کہ ریگولیٹری اتھارٹی کو تفتیشی عمل سے براہ راست وابستہ نہیں ہونا چاہیے۔

جبری گوہر نے بتایا کہ ان کے تاثرات کی بنیاد دو ماہ کے ایکشن ایڈ پلان اور پاکستان کے زلزلہ زدوں کے تجربات پر رکھی گئی ہے ایکشن ایڈ کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس نے حکومت کی کمزوریوں کی نشاندہی کی جس کے پاس آفت سے نبرد آزما ہونے کیلئے کوئی مستحکم منصوبہ موجود نہ تھا۔ اس کا ہر ردعمل منتشر اور عارضی تھا بالکل ابتدائی مرحلے پر صرف مقامی تنظیمیں ہی تھیں جو متاثرہ کمیونٹیز کو ابتدائی ضروری امداد فراہم کر رہی تھیں۔ جب حکومت اس کام میں داخل ہوئی تو اس کا پہلا قدم مرکزیت پر مبنی افسر شاہی کے مسائل تھا۔ چونکہ شفافیت کے معاملہ پر سودے بازی ہو رہی تھی اس لئے مقامی گروہوں کے لئے اس عمل میں شریک ہونا مشکل تھا۔ فوج نے مواصلاتی رابطوں کی بحالی اور سڑکوں کی درستگی کا بڑا اہم کام سرانجام دیا ہے لیکن انہیں بھی بہت سی دشواریوں کا سامنا ہے۔ معاوضوں کے حوالے سے فہرستوں کی تیاری بھی ان دشواریوں میں شامل ہے چونکہ کوئی واضح طریقہ اختیار نہیں کیا گیا تھا اس لئے اس کام میں کئی معاشرتی دشواریاں سامنے آئیں۔

انہوں نے اس امر پر اصرار کیا کہ جب امدادی سرگرمیاں اختتام کو پہنچنے لگیں تو ایک ایسا حقیقی پلان بنانے کی ضرورت ہے جس میں فوج کے کردار اور شہریوں کی نگرانی کا تعین ہو۔ فوج شہریوں کی نگرانی کے تحت نہیں آتی اسے ایسے کاموں کے حوالے سے بہت مشکل تصور کیا جاتا ہے یہ بھی ضروری ہے کہ مقامی حکومتوں کے نظام کو فاعلانہ کردار سپرد کیا جائے۔

فی الحال زلزلہ سے متعلق امداد اور بحالی کی سرگرمیوں کی شکایات سے نبرد آزما ہونے کیلئے واضح طریقہ ہائے کار موجود نہیں ہیں محترمہ کوہیر نے اصرار کیا کہ صورت حال کو تبدیل ہونا چاہیے۔ انہوں نے تجویز کیا کہ مقامی لوگوں کی بھرپور شرکت اور تعاون سے باقاعدہ ریویو منعقد ہونے چاہیں۔ ایسے ریویو مقامی زبانوں میں ہوں اور ان کی ساخت اور دورہ کار موزوں ہوں۔ وہ صرف انٹرنیٹ تک محدود نہ ہوں۔ ایسے بااختیار ریویو جن میں تحمل کے حوالے سے کھلے ذہن سے بات کہنے اور خندہ پیشانی سے کوتاہیوں کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔ تعمیر نو کا آئندہ عمل ایک بہت بڑا کام ہے۔ اور یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اس دوران ہر بات اور ہر کام ایسا نہیں ہوگا جسے سب اچھا کہیں گے بہتری کیلئے کام کرتے ہوئے ہمیں ان امور کو تسلیم کرنا ہوگا۔

فی الحال زلزلہ سے متعلق امداد اور بحالی کی سرگرمیوں کی شکایات سے نبرد آزما ہونے کیلئے واضح طریقہ ہائے کار موجود نہیں ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ اس عمل میں میڈیا کا کردار بہت اہم ہے ایکشن ایڈ پلان اس حوالے سے مایوس ہے کہ زلزلہ کے بارے میں میڈیا پر رپورٹنگ میں کئی پہلوؤں کو منفی قرار دے کر پیش کرنے کی ممانعت کی گئی ایسا کرنے کے بجائے امداد اور بحالی کی سرگرمیوں کو نمایاں کرنے میں میڈیا کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے تھی۔ انہوں نے بحالی کی سرگرمیوں میں ایک بااختیار نگران کے طور پر میڈیا کی اہمیت پر زور دیا۔

HRCP کے سید شمس الدین نے شرکا کو بتایا کہ HRCP نے متاثرہ علاقوں میں اپنے مشن روانہ کئے اور زلزلہ کے بعد سے اب تک ان علاقوں میں دو دفاتر قائم کئے ہیں۔ HRCP کا مشاہدہ ہے کہ زلزلہ کے فوراً بعد مقامی مقتدرہ سے مشاورت میں ناکامی، پالیسیوں میں ابہام اور امدادی اشیا کی لوٹ کھسوٹ ہوئی کچھ علاقوں میں جہاں بعد میں صورتحال میں بہتری محسوس ہوئی وہاں پر بات وفاقی مقتدرہ کے سپرد کر دی گئی تھی اور مقامی حکومتوں کا وجود نہ ہونے کے برابر تھا۔

انہوں نے شفافیت اور احتساب کے عمل میں مسلسل نقدان کا مشاہدہ کیا عوام امداد اور بحالی کے کاموں پر شک وشبہ کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ انہیں اس کیلئے تیار نہیں کیا گیا۔ عوام کو حکومت کے منصوبوں اور پالیسیوں کے بارے میں کم سے کم معلومات دی گئی۔ بڑے پیمانے پر ہونے والی کرپشن کی افواہوں اور سرگرمیوں پر افسوس کا اظہار ہی کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ حکومت کو نگرانی کا ایک معقول اور متوازن نظام وضع کرنا چاہیے ایسا نظام جس میں فوج کو شریک نہ کیا جائے۔ انہوں نے تجویز کیا کہ امداد اور بحالی کے منصوبوں کے بارے میں انفارمیشن سیل قائم کئے جائیں ان کے ساتھ ساتھ مقامی نگران سیل بھی بنائیں جائیں۔ پسماندہ اور مسائل سے دوچار کمیونٹیز کو اطلاعات فراہم کرنے کیلئے مقامی ریڈیو اسٹیشن بھی ایک موثر ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

DfID کے Tim Hutton نے اتفاق کیا کہ تعمیراتی عمل میں شکایت کے موثر ازالہ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے جبکہ متاثرہ کمیونٹیز کو باقاعدگی سے شفاف معلومات کی فراہمی بھی اہمیت رکھتی ہے حال میں تیار ہونے والا ماسٹر پلان بھی اس ضمن میں واضح کردار ادا کرے گا وہ واضح کرے گا کہ نچلی سطح سے صوبائی سطح تک کن امور کیلئے کون ذمہ دار ہے اس سے توقعات کی تنظیم میں مدد ملے گی اور اس امداد کو جانچنے میں بھی مدد ملے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اگر سب کچھ اس طرح نہ ہوا تو بے چینی ضرور پھیلے گی انہوں نے نچلی سطح سے اعلیٰ سطح تک فیڈ بیک کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔ غیر سنجیدہ شکایات کرنے کی روایات کو تسلیم کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شکایات کے ازالہ کا شفاف نظام اس رجحان کے خاتمہ میں مدد دے سکتا ہے۔

Heru Parsetyo نے آچے کے تجربات سے یہ اخذ کیا کہ ممکن ہو تو کوئی بھی عمل فوری طور پر انتہائی نچلی اور مقامی سطح سے کیا جائے۔ اس کے بعد مقامی فیصلے اعلیٰ سطح کو رپورٹ کئے جائیں۔ اس طرح انہیں پالیسیاں بناتے وقت شامل کر لیا جائے گا۔

شرکا نے ایسے امر پر بھی اتفاق کیا کہ تنازعات کے تصفیہ مقامی سطح پر کئے جائیں گجرات کے تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ ضلعی ججوں کو تشدد سے متعلق ذمہ داریاں دی جا سکتی ہیں چونکہ عدالتوں کا راستہ بہت طویل اور مہنگا ہے اس لئے عدالتوں سے تصفیوں کیلئے صرف اسی وقت رجوع کیا جائے جب دیگر راہیں مسدود ہو چکی ہوں۔

بیشتر شکایات مقامی سطح کی ہوتی ہیں اس لئے مقامی سطح پر ہی شکایات کے ازالے کی روایت کو فروغ دیا جائے۔ اس طرح شکایات کو اعلیٰ سطح تک لے جانے سے ہونے والی تاخیر سے بچنے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

عوام کو حکومت کے منصوبوں اور پالیسیوں کے بارے میں کم سے کم معلومات دی گئی۔ بڑے پیمانے پر ہونے والی کرپشن کی افواہوں اور سرگرمیوں پر افسوس کا اظہار ہی کیا جا سکتا ہے۔

خالد جاوید نے سیشن کا اختتام کرتے ہوئے TI کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ورکشاپ کو مختلف تجربات سے آگاہی دے کر پاکستان میں ان کے اطلاق کا موقع فراہم کیا۔ انہوں نے اس امر کی نشاندہی کی کہ جس پیمانے پر تباہی رونما ہوئی ہے اس کا تقاضہ ہے کہ فوری نتائج کیلئے مرکزی سطح سے ردعمل سامنے آئے تاہم ورکشاپ نے بحالی کے مرحلے میں کام کو غیر محوری (مقامی) بنانے پر زور دیا ہے جبکہ آزاد کشمیر اور شمال مغربی سرحدی صوبے کی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاملات اور دیگر امور کے بارے میں اپنی پالیسیوں اور طریقہ کار کو بہت واضح بنائیں۔

اختتامی مرحلے پر پاکستان کے آڈیٹر جنرل محمد یونس خان نے بتایا کہ اب بھی پاکستان کے لئے بہت کچھ کرنا ہوگا تعمیر نو کی سرگرمیاں چونکہ شروع ہو رہی ہیں اس لئے ماسٹر پلان پہلے سے تیار ہو کر شائع ہو جانا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسے پلان کی ضرورت بھی ہے جو ان سب پر فوقیت رکھتا ہو۔ بہت ساری کوششوں کے باوجود لوگ اب بھی مصائب سے دوچار ہیں۔ مصائب کے ازالے میں
زیادہ بہتری نہیں ہوئی۔

انہوں نے شرکا کو بتایا کہ AGP نے آڈٹ کیلئے ڈائریکٹر جنرل کا دفتر قائم کر دیا ہے جو کشمیر اور سرحد میں اس کام پر توجہ دے گا۔
انہوں نے کہا کہ این جی اوز کو بھی جوابدہ بنایا جائے اور امداد دہندگان ان پر بھی وہی دباؤ ڈالیں جو حکومتوں پر ڈال رہے ہیں۔
انہوں نے یہ اجلاس منعقد کرنے پر TI کا شکریہ ادا کیا۔

سفارشات کا مسودہ بنا کے لائحہ عمل پیش کیا گیا اور تبصرے وصول کئے گئے۔

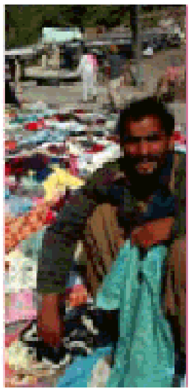

ورکشاپ

ایجنڈا

پہلا دن — **منگل ۷ فروری ۲۰۰۶**

۹ بجے-۹:۳۵ رجسٹریشن و چائے

۹:۳۵ صبح-۱۰ خاطتی چیک و آغاز

۱۰-۱۱:۳۰ **پہلا سیشن: افتتاحی اجلاس اور پاکستانی حکمت عملی کی وضاحت**

صدارت: حکومت پاکستان کے سینئر نمائندہ

آغاز تلاوت قرآن مجید، مہمان خصوصی کا تعارف: جناب ارشد زبیری ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلپ ایج انٹرنیشنل پاکستان

ابتدائی خیر مقدمی کلمات: جناب پیٹر روک (Peter Rooke) ریجنل ڈائریکٹر ایشیا پیسیفک ڈائریکٹر ہیلپ ایج انٹرنیشنل جرمنی

مقرر: جناب سکندر حیات خان وزیر اعظم آزاد کشمیر

افتتاحی خطاب: عزت مآب شوکت عزیز وزیر اعظم پاکستان

کلمات تشکر: سید عادل گیلانی وائس چیئرمین ہیلپ ایج انٹرنیشنل پاکستان

۱۱:۳۰-۱۱:۴۵ **وقفہ برائے چائے کافی**

۱۱:۴۵-۱۳:۰۰ **دوسرا سیشن: ساجھے داریوں سے ہونے والی مشق اور اسباق**

صدارت: میجر جنرل فاروق احمد خان، فیڈرل ریلیف کمشنر پاکستان

خصوصی مطالعہ: سونامی کی تباہ کاریوں کے حوالے سے انڈونیشی حکومت کے اقدامات

جناب Heru Prasetyo بحالی و تعمیر نو ایجنسی آچے و نیاس انڈونیشیا

پینل نمائندے: جناب Anung Karyadi ریجنل ایڈوکیسی کوآرڈینیٹر ہیلپ ایج انٹرنیشنل، انڈونیشیا

پی ایم کے بھسرا، وزارت دیہی ڈویلپمنٹ، گجرات (انڈیا)

شرکاء کے سوالات اور وضاحتیں

۱۳:۰۰-۱۴:۰۰ **وقفہ برائے کھانا**

۱۴:۰۰-۱۵:۱۵ **تیسرا سیشن: امدادو بحالی میں مشترکہ فیصلہ سازی**

امداد اور بحالی کے کاموں سے متعلق فیصلوں میں مشترکہ کمیونٹیز اور دیگر سماجی گروہوں کی شرکت موثر اور مختلف حکمت عملی وضع کرنے میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہے معاشرہ اور کمیونٹیز کو اس حق سے باخبر رکھا جائے۔ یہ سیشن اُنہوں کے تجربات سے حاصل ہونے والے اسباق کی روشنی میں ایسے اقدام پر مرکوز رہا جس سے پاکستان میں زلزلے کے بعد بحالی کے عمل میں عوام کی شرکت کو فروغ حاصل ہو۔

صدارت: پیٹر روک ڈائریکٹر ہیلپ ایج انٹرنیشنل جرمنی

تعارف: یاسمین لاری نمائندہ کراچی

عبدالستار ایدھی، ایدھی فاؤنڈیشن

پینل نمائندے: جناب محمد حسن پروگرام منیجر ایمرجنسیز UK.Save The Children پاکستان

جناب جان ایلیو وال کنٹری ڈائریکٹر ورلڈ بینک پاکستان

جناب پیٹر فیڈن کنٹری ڈائریکٹر ایشین ڈویلپمنٹ بینک پاکستان

شرکاء کے سوالات اور وضاحتیں

۱۵:۱۵ـ۱۶:۳۰	**چوتھا سیشن: امداد کے بہاؤ کی شفافیت اور نگرانی**

امداد کے بہاؤ کی تخصیص اور تقسیم دونوں کاموں میں شفافیت لازم ہے آئندہ دنوں میں متوقع امداد کی کثرت کے پیش نظر اس سیشن میں جن باتوں پر توجہ دی گئی ان میں موصول ہونے والی امداد کی تفصیل کو عوام کے لئے مشتہر کرنے ہدایت کا توانا نظام قائم کرنے، بروقت اندرونی و بیرونی آڈٹ اور بعداز تکمیل آڈٹ کے امور شامل تھے۔

صدارت و تعارف: جناب احمد جواد ایڈیشنل سیکریٹری اکنامک افیئرز ڈویژن وزارت خزانہ

شریک مباحثہ: کیون سیویج Mr. Kevin Savage اور سینئر ڈویلپمنٹ ایڈوائزر UK

فرمان مسیح کلاتا یونائیٹڈ ڈویلپمنٹ پروگرام

شرکاء کے سوالات و مباحثہ

۱۶:۳۰ـ۱۶:۴۵	**چائے کا وقفہ**
۱۶:۴۵ـ۱۸:۰۰	**پانچواں سیشن: فراہمی خدمات، معاملات کا جائزہ، نگرانی اور شفافیت**

غیر شفافیت اور معاملات سے متعلق ایسا نظام جس تک سب کو رسائی نہ ہو اور اصل بدعنوانیوں اور غیر معیاری سرگرمیوں کے باعث مستحق افراد کو امداد سے محروم کر سکتے ہیں۔ اس اجلاس میں ایسی راہیں تلاش کرنے پر غور کیا گیا جس کے ذریعہ تمام متاثرہ و کمیونٹیز مختلف معاشرتی ضامنین (Stake Holders) کو خدمات کی فراہمی اور معاملات کی انتظامی، منصوبوں کی تکمیل کی نگرانی اور جائزے کے کاموں میں بھرپور انداز سے شریک کیا جائے۔

صدارت: جناب پیٹر روک، ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل

شریک مباحثہ: جناب ڈگلس آربکل Douglas Arbuckle یو ایس ایڈ پاکستان

ایمانویل کانگو مناری Mr. Emmanuel Congo Minari ہیومینیٹیرین اکاؤنٹیبلٹی پارٹنرشپ انٹرنیشنل

شرکاء کے سوالات و مباحثہ

دوسرا دن	**بدھ ۸ فروری ۲۰۰۶**
۸ـ۹	**رجسٹریشن**
۰۹:۰۰ـ۱۰:۱۵	**چھٹا سیشن: موثر تحویل اور راز فروشی کا نظام**

مناسب میکانزم وضع کرنے، بے قاعدگیوں سے متعلق شکایات کو یکجا کرنے، کرپشن کے بڑے واقعات کی تفتیش کرنے اور انسداد کرپشن کے اقدامات موثر طور پر نافذ کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ اس اجلاس میں پاکستان کے زلزلے کے حوالے سے کرپشن کی نشاندہی کرنے اور اس پر ردعمل کا اظہار کرنے کے لئے ابتدائی منطق کا مناسب فریم ورک فراہم کیا۔

صدارت: جناب تنویر علی آغا، وفاقی سیکریٹری، وزارت خزانہ پاکستان

تعارف: جناب خالد جاوید، ایم ڈی، پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی

شریک مباحثہ: محترمہ شرلی گوہر پروجیکٹ ڈائریکٹر ایمرجنسی اینڈ ری کنسٹرکشن پروجیکٹ ایکشن ایڈ انٹرنیشنل پاکستان

جناب سید شمس الدین، ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان

جناب نعیم شمس - DFID یو کے

شرکاء کے سوالات و مباحثہ

۱۰:۱۵ـ۱۱:۳۰	**چائے کا وقفہ**
۱۱:۳۰ـ۱۲:۳۰	**ساتواں سیشن: ورکشاپ کی سفارشات اختتامی ریمارکس کے ساتھ**

مہمان خصوصی: محمد یونس خان، آڈیٹر جنرل حکومت پاکستان

اجلاس کی سفارشات: پیٹر روک، ریجنل ڈائریکٹر ایشیاء و پیسفک، ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل

عادل گیلانی (CEO) ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان

اختتامی ریمارکس: محمد یونس خان آڈیٹر جنرل پاکستان

۱۲:۳۰ـ۱۳:۳۰	**کھانے کا وقفہ**
۱۳:۳۰ـ۱۴:۳۰	**پریس کانفرنس**

زلزلہ تعمیر نو کے
فنڈز کا یقینی
شفاف استعمال

اسلام آباد، پاکستان ////

TRANSPARENCY INTERNATIONAL (TI)
ALT MOABIT 96, 10559 BERLIN, GERMANY
PHONE: +49-30-34 38 20-0 FAX: +49-30-34 70 39 12
E-MAIL: TI@TRANSPARENCY.ORG
WWW.TRANSPARENCY.ORG

TRANSPARENCY INTERNATIONAL
the global coalition against corruption